Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

منگل 26 مئی 1998ء 29 محرم 1419 ہجری 26 ہجرت 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 110

دعوت الی اللہ کا اجر

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ تیرے ذریعہ ایک شخص کو ہدایت دے دے تو یہ تیرے لئے اعلیٰ درجہ کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے بہتر ہے (سرخ اونٹ عربوں کی قیمتی متاع اور دولت سمجھی جاتی تھی) (بخاری کتاب الجہاد)

جرمن قوم میں دعوت الی اللہ کے لئے مجلس انصاراللہ جرمنی مؤثر پروگرام بنائے
یہ ساری مجلس عاملہ کی ڈیوٹی ہے۔ منصوبہ بندی سے اس پر کام کریں

مجلس انصاراللہ جرمنی کے سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطاب کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

جرمنی: مجلس انصاراللہ جرمنی کے سالانہ اجتماع 1998ء کے آخری اجلاس مورخہ 17- مئی 1998ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو اختتامی خطاب ارشاد فرمایا وہ احمدیہ ٹیلی ویژن نے 23- مئی کو پاکستان کے وقت کے مطابق 5 بجے شام ٹیلی کاسٹ کیا۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد حضرت صاحب نے مجلس انصاراللہ کا عہد دوہروایا۔ اس کے بعد انصاراللہ جرمنی کے نائب صدر صاحب نے جرمن زبان میں یہ عہد دوہروایا۔ جس کے بعد نظم پڑھی گئی۔ اس کے بعد حضرت صاحب نے مختصر خطاب فرمایا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ خدام سے بڑھ کر انصاراللہ پر دعوت الی اللہ کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ کہہ چکے ہیں کہ ہم اللہ کے راستے میں مدد کریں گے۔

حضرت صاحب نے فرمایا سوال و جواب کی محافل میں اس سال بھی اکثر وہی چہرے دیکھنے میں آئے جو پچھلے سال بھی موجود تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جرمن قوم میں دعوت الی اللہ کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ حضرت صاحب نے فرمایا جرمن قوم میں دعوت الی اللہ کا میدان عملاً خالی پڑا ہے۔ وہ لوگ جو جرمنوں میں دعوت الی اللہ کر رہے ہیں عملاً وہی لوگ ہیں جو پہلے ہی احمدی ہو چکے ہیں۔ اور یہ غلط خیال قائم کر لیا گیا ہے کہ یہی ٹیم ہے جنہوں نے ساری جرمن قوم کو دعوت الی اللہ کرنی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا مجلس انصاراللہ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے مقام کو سمجھیں، اپنے وعدوں کا پاس کریں جو مسیح موعود سے انہوں نے کئے ہیں۔ اور اس وعدے پر مسلسل قائم رہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ خدا کے ایک مامور کے پیروکاروں نے 309 سال جدوجہد کی حتیٰ کہ رومن بادشاہ نے عیسائی ہونے کا اعلان کیا۔ یہ واقعہ یکایک نہیں ہوا تھا بلکہ اندر ہی اندر اس کے رونما ہونے کی تیاری کی گئی تھی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہاں بھی مشکلات ہوں گی مگر مسیح موعود کو ماننے والوں کو کامیابی حاصل کرنے میں اتنے سال نہیں لگیں گے۔ ہماری غفلت سے زمانہ لمبا ہو گیا ہے۔ اگر انصاراللہ نے مزید سستی کی تو خطرہ ہے کہ کامیابی مزید دور نہ ہو جائے۔

حضرت صاحب نے فرمایا میں مجلس انصاراللہ کی انتظامیہ کے سپرد یہ کام کرتا ہوں کہ تمام انصار ضرور کسی نہ کسی جرمن کو براہ راست دعوت الی اللہ کریں گے۔ اگر ان کو جرمن زبان نہیں آتی تو ان کو آڈیو ویڈیو کیسٹس مہیا کی جائیں جو جرمن قوم کے دلوں پر اثر کرتی ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایک اور بات جس کی طرف توجہ نہیں کی جاتی وہ جرمنوں میں حق کی بڑھتی ہوئی پیاس ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ان کو اللہ کی طرف بلائیں۔ اس سے کسی کے دل میں کوئی رد عمل پیدا نہیں ہو گا۔ اپنے اندر خدا تعالیٰ کے اخلاق کی خوبو پیدا کریں۔

حضرت صاحب نے فرمایا ایک سیکرٹری دعوت الی اللہ نہیں ساری مجلس عاملہ کے سپرد یہ کام ہے۔ حضرت صاحب کے ارشاد پر مجلس عاملہ جرمنی نے باآواز بلند اقرار کیا کہ وہ حضرت صاحب کے حکم کی تعمیل کریں گے۔ آپ نے فرمایا کہ میں لمبا خطاب نہیں کروں گا کیونکہ بعض اوقات مختصر مگر پر اثر خطاب ہی کافی ہوتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ آیئے اب دعا میں شامل ہوں اور یہ دعا کریں کہ آج جو تجدید عہد کی ہے اس کو پورا کرنے کی اللہ توفیق عطا کرے۔ دعا کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا کہ انصاراللہ کے اجتماع کو کامیاب بنانے میں جن لوگوں نے محنت کی ان کی بیگمات اور بچے بھی کام کرتے رہے ان کو بھی میں نے دعا میں شامل کر لیا تھا۔ آپ بھی ان کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

داڑھی کے بارہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا تاکیدی ارشاد

مجلس انصاراللہ جرمنی کے سالانہ اجتماع کے آخری اجلاس میں جب نظم پڑھنے والے صاحب تشریف لائے تو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بات پر خفگی کا اظہار فرمایا کہ ان صاحب نے داڑھی نہیں رکھی تھی۔ حضرت صاحب نے صدر مجلس انصاراللہ جرمنی کو پہلے انگریزی میں یہ بات فرمائی پھر امیر صاحب جرمنی محترم عبداللہ واگس ہاؤزر کی درخواست پر اردو میں اس بارے میں تفصیل سے ہدایات دیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ مجلس انصاراللہ کے سٹیج پر یا کسی ایسی سٹیج سے جس میں میں ہوں بغیر داڑھی والا نہ تو تلاوت کرے اور نہ نظم پڑھے گا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کئی ایسے لوگ تھے جن کی آواز اچھی تھی مگر داڑھی نہ تھی اس پر میں نے ان کو سٹیج پر آنے سے روک دیا۔ اس پر آئندہ انہوں نے داڑھی رکھ لی۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ بات ہمارے اندرونی اخلاق کے حوالے سے ضروری ہے۔ انصاراللہ کی عمر میں پہنچ کر تو لوگ بڑی داڑھی رکھ لیتے ہیں۔ اور اگر اس کے برعکس صورت حال ہو کہ جوانی میں تو داڑھی رکھی مگر انصاراللہ میں جا کر نہ رکھی تو یہ بات کسی بھی طرح مناسب نہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہماری سٹیج کو ساری دنیا دیکھتی ہے۔ اور اعتراض کرتی ہے کہ یہ جو سنت کے علم بردار ہیں سنت کی خلاف ورزی کر رہے ہیں حضرت صاحب نے فرمایا گھٹیا آوازیں بہتر ہیں بہ نسبت اس کے کہ گھٹیا چہرہ ہو۔ سٹیج پر بغیر داڑھی والا نہ تلاوت کرے نہ نظم پڑھے۔ آئندہ سے اس کی حفاظت کریں۔ یہ رجحان بڑھتا جا رہا ہے کہ داڑھی کو ترک کیا جا رہا ہے جبکہ غیر از جماعت لوگ داڑھی کے بارے میں ضرورت سے زیادہ پابندی کرتے ہیں۔

اس کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ حسن کارکردگی کی بناء پر انعامات تقسیم کرنے کے لئے تشریف لائے تو اس موقعہ پر بھی حضرت صاحب نے ان لوگوں کو انعام دینے سے انکار کر دیا جن کے داڑھی نہ تھی۔ ان میں علمی اور ورزشی مقابلہ جات دونوں میں انعام حاصل کرنے والے تھے۔ ایسے لوگوں کی جگہ پر ان کے نمائندگان نے انعامات حاصل کئے۔

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت 2 روپے 50 پیسے

26- ہجرت 1377 ھش   26 - مئی 1998ء

لعلِ تاباں

اس جملہ کو پڑھئے اور سوچئے کیا یہ عام آدمی کا جملہ ہے "وہ پاک زندگی جو گناہ سے بچ کر ملتی ہے وہ ایک لعلِ تاباں ہے"۔

اس جملہ کی شوکت اور عظمت ہی بتا رہی ہے کہ یہ کسی مامور من اللہ کا کلام ہے۔ کسی عارف باللہ کے منہ سے نکلے ہوئے پاک کلمات ہیں۔ اور پھر اگلے جملے سونے پر سہاگہ ہیں۔

"یہ لعلِ تاباں کسی کے پاس نہیں ہاں خدا نے وہ لعلِ تاباں مجھے دیا ہے اور مجھے مامور کیا ہے کہ میں ساری دنیا کو اس لعل تاباں کی راہ دکھاؤں اور وہ شخص جو میرے پیچھے چلے گا وہ اسے حاصل کرلے گا"۔

اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس امام کو ماننے اور پیچھے چلنے کی توفیق دی ہے۔ دنیا اپنی تمام صلاحیتیں دنیا کمانے میں صرف کر رہی ہے۔ وہ دنیا کی رونقوں اور فانی ہیرے جواہر کی دیوانی ہو رہی ہے۔ دنیا کی ساری قوتیں گھٹیا اور وقتی لذتوں کے لئے صرف ہو رہی ہیں۔ وہ بھٹک رہی ہے گم کردہ راہ ہے۔ خدا نے ہمیں اپنی طرف آنے کی راہ دیکھنے کی توفیق دی ہے۔ ہمارا امام صرف خدا کے موجود ہونے کی محض اطلاع ہی نہیں دیتا اس تک پہنچانے کی ضمانت دیتا ہے اس خدا سے ملاتا ہے جو دنیا کے تمام خزانوں کا مالک ہی نہیں خالق بھی ہے اس لئے اس سے بڑا کوئی ہیرا اور خزانہ نہیں۔

پھر کتنے محروم وہ لوگ ہیں جو اس خدا کو چھوڑ کر وقتی اور فانی دولت کے شیدائی بن جائیں۔

آیئے ہم اس لعل تاباں کی تلاش کریں یعنی اس پاک زندگی کی جو گناہ سے بچ کر ملتی ہے۔

مہربان و کریم خدا

کلام- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا پر خدا سے یقین آتا ہے
وہ باتوں سے ذات اپنی سمجھاتا ہے

کوئی یار سے جب لگاتا ہے دل
تو باتوں سے لذّت اٹھاتا ہے دل

کہ دلدار کی بات ہے اک غذا
مگر تُو ہے مُنکر تجھے اس سے کیا

نہیں تجھ کو اس رہ کی کچھ بھی خبر
تُو واقف نہیں اس سے اَے بے ہُنر

وہ ہے مہربان و کریم و قدیر
قسم اُس کی اس کی نہیں ہے نظیر

جو ہوں دل سے قُربانِ ربّ جلیل
نہ نُقصان اُٹھاویں نہ ہوویں ذلیل

آج کا دن — 26- مئی 26th May

تاریخ احمدیت

1897ء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب حجۃ اللہ شائع ہوئی یہ فصیح و بلیغ عربی میں ہے جس میں آپ نے مخالفین کو اس مضمون کے حجم اور ضخامت کے مطابق اور نظم و نثر کے موافق مقابلہ کا چیلنج دیا۔ (تاریخ احمدیت جلد 2 ص 441)

1908ء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات لاہور میں ہوئی۔

آپ کی وفات دن کو ساڑھے دس بجے 24- ربیع الثانی 1326ھ کو ہوئی۔ حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب اور شیخ رحمت اللہ صاحب نے غسل دیا۔ اور اڑھائی بجے کے قریب جنازہ پڑھا گیا۔ حضرت صاحب کا جنازہ پونے چھ بجے گاڑی کے ذریعہ لاہور سے بٹالہ لایا گیا۔ گاڑی دس بجے رات بٹالہ پہنچی 27- مئی کی صبح احباب جنازہ کو کندھوں پر اٹھا کر قادیان روانہ ہوئے اور آٹھ بجے صبح جنازہ قادیان پہنچا۔ اور قدرت ثانیہ کے انتخاب کے بعد آپ کو سپرد خاک کر دیا گیا۔

(تاریخ احمدیت جلد 3- ص 556)

یہ ایک ایمان افروز تفصیل ہے جسے الفضل کے قدرت ثانیہ نمبر میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

تاریخ عالم

1928ء کو متحدہ ہندوستان نے ہاکی کا فائنل جیت کر اولمپکس میں پہلا طلائی تمغہ جیتا۔

ہاکی کے کھیل کو 1924ء سے پہلے کبھی اولمپکس میں شامل کر لیا جاتا اور کبھی نظرانداز۔ آخر 7- جنوری 1924ء کو پیرس میں "فیڈریشن انٹرنیشنل دی ہاکی" کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے بعد اب تک ہر اولمپکس میں ہاکی کا کھیل لازمی جزو بن گیا۔

1928ء کے اولمپک کھیل جو ہالینڈ کے صدر مقام ایمسٹرڈم میں منعقد ہوئے اس میں برصغیر کی ہاکی ٹیم نے پہلی مرتبہ حصہ لیا۔ اس کے کپتان کا نام جے پال سنگھ تھا۔ 17- مئی 1928ء کو ہندوستانی ٹیم کا پہلا مقابلہ آسٹریا کی ٹیم سے ہوا جس میں اس نے 6- صفر سے آسٹریا کو شکست دی اور 26- مئی 1928ء ہندوستان کی ہاکی ٹیم کے لئے ایک تاریخی دن بن گیا جب اس نے فائنل میچ میں ہالینڈ کو صفر- 3 سے شکست دی۔ اور پھر برصغیر ہندو پاکستان کی ٹیموں نے 1972ء تک یعنی 44 برس تک اولمپک ہاکی میں اپنی برتری قائم رکھ کر ایک ریکارڈ قائم کیا۔

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبیب الرحمان زیروی

قسط دوم آخر

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مہمان نوازی

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

بے تکلفی منشی عبدالحق صاحب نو احمدی کو فرمایا۔

"آپ ہمارے مہمان ہیں اور مہمان وہی آرام پا سکتا ہے جو بے تکلف ہو پس آپ کو چاہئے کہ جس چیز کی ضرورت ہو مجھے بلا تکلف کہہ دیں۔"

پھر جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

"دیکھو ہمارے مہمان ہیں اور تم میں سے ہر ایک کو مناسب ہے کہ ان سے پورے اخلاق سے پیش آوے۔ اور کوشش کرتا رہے کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔"

(اخبار الحکم 31 جنوری 1902ء صفحہ 3'4)

منشی عبدالحق صاحب پر تو جو اثر حضرت صاحب کا ہوا تھا اس کو آپ کے اس خلق مہمان نوازی نے اور بھی قوی کر دیا اور جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے منشی صاحب احمدی ہو گئے۔ اور اب تک احمدی ہیں۔ انہوں نے میاں سراج الدین صاحب بی۔اے کا بھی ذکر کیا۔ (یہ وہی سراج الدین ہے جن کے نام پر سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب شائع ہوا ہے) اس نے حضرت صاحب کی ایک اعلیٰ درجہ کی اخلاقی خوبی کو خدا جانے کس آنکھ سے دیکھا۔ جب وہ یہاں سے گیا ہے تو حضرت صاحب اس کو چھوڑنے کے لئے تین میل تک چلے گئے تھے اس کا ذکر اس نے منشی عبدالحق سے ان الفاظ میں کیا۔

کہ جب میں آیا تھا تو وہ تین میل تک مجھے چھوڑنے آئے تھے

منشی عبدالحق صاحب جب تک یہاں رہے حضرت کی مہمان نوازی کے معترف رہے اور اس کا ان کے قلب پر خاص اثر تھا۔ میں نے ان ایام میں دیکھا کہ حضرت قریباً روزانہ منشی عبدالحق کو سیر سے واپس لوٹتے وقت یہ فرماتے کہ

"آپ مہمان ہیں آپ کو جس چیز کی تکلیف ہو مجھے بے تکلف کہیں کیونکہ میں تو اندر رہتا ہوں اور نہیں معلوم ہوتا کہ کس کو کیا ضرورت ہے آج کل مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے بعض اوقات خادم بھی غفلت کر سکتے ہیں آپ اگر زبانی کہنا پسند نہ کریں تو مجھے لکھ کر بھیج دیا کریں۔ مہمان نوازی تو میرا فرض ہے۔"

(اخبار الحکم 7 فروری 1902ء صفحہ 5)

ایک ہندو سادھو کی تواضع اکتوبر 1902ء میں ایک ہندو سادھو کوٹ کپورہ سے آیا اور حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا عام لوگوں کے لئے تو کوئی خاص تردد اور تکلیف نہیں ہو سکتی کیونکہ لنگر جاری تھا اور جاری ہے وہاں انتظام ہر وقت رہتا ہے لیکن ایک ہندو مہمان کے لئے خصوصیت سے انتظام کرنا پڑتا ہے اور چونکہ وہ انتظام دوسروں کے ہاں کرانا ہوتا ہے اس لئے اس کی مشکلات ظاہر ہیں تاہم حضرت صاحب ہمیشہ ایسے موقعہ پر بھی پورا التزام مہمان نوازی کا فرماتے تھے۔ 6۔ اکتوبر کی شام کو اس نے حضرت صاحب سے ملاقات کی آپ نے نہایت شفقت سے فرمایا کہ

"یہ ہمارا مہمان ہے اس کے کھانے کا انتظام بہت جلد کر دینا چاہئے ایک شخص کو خاص طور پر حکم دیا کہ ایک ہندو کے گھر اس کے لئے بندوبست کیا جاوے۔"

چنانچہ فوراً یہ انتظام کیا گیا۔ آپ کے دستر خوان پر دوست دشمن کی کوئی خاص تمیز نہ تھی۔ ہر شخص کے ساتھ جو آپ کے یہاں مہمان آجاتا آپ پورے احترام اور فیاضی سے برتاؤ کرتے تھے۔ اور اکثر فرمایا کرتے تھے کہ

مہمان کا دل شیشہ سے نازک ہوتا ہے

اس لئے بہت رعایت اور توجہ کی ضرورت ہے اور بار بار لنگر خانہ کے خدام کو خود تاکید فرمایا کرتے تھے۔ اور محض اسی خیال سے کہ مہمانوں کو کوئی تکلیف نہ ہو آپ نے اپنی حیات میں لنگر خانہ کا انتظام اپنے ہاتھ میں رکھا تا کہ بعض ضوابط اور قواعد کی پابندیاں کسی کے لئے تکلیف کا موجب نہ ہو جائیں۔ اور آپ کا یہ بھی معمول تھا کہ آپ ہر مہمان کے متعلق اس امر کا بھی التزام رکھتے تھے کہ وہ کس قسم کی عادات کھانے کے متعلق رکھتا ہے مثلاً اگر حیدر آباد یا کشمیر سے کوئی مہمان آتا تو آپ اس کے کھانے میں چاول کا خاص طور پر التزام فرماتے کیونکہ وہاں کی عام غذا چاول ہے اور اس امر کی خاص طور پر تاکید کی جاتی اور کوشش یہ رہتی تھی کہ مہمان اپنے آپ کو اجنبی نہ سمجھے بلکہ وہ یہی سمجھے کہ اپنے گھر میں ہے۔

حضرت صاحب کے معمولات میں یہ بات بھی تھی کہ جب وہ مہمانوں کے ساتھ دستر خوان پر بیٹھتے تھے تو ہمیشہ سب مہمانوں کے کھا چکنے کے بعد بھی بہت دیر تک کھاتے رہتے اور غرض یہ ہوتی تھی کہ کوئی شخص حجاب نہ کرے اور بھوکا نہ رہے اس لئے آپ بہت دیر تک کھانا کھاتے رہتے۔ اگرچہ آپ کی خوراک بہت ہی کم تھی غرض آپ کی مہمان نوازی عدیم المثال تھی اور آپ کا دستر خوان بہت وسیع تھا۔

ڈاکٹر عبداللہ صاحب کا واقعہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ڈاکٹر عبداللہ صاحب نو احمدی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت بانی سلسلہ سے نیاز حاصل کرنے کے لئے لاہور سے دو دن کی رخصت لے کر آیا۔ (ڈاکٹر صاحب لاہور میں انجمن حمایت اسلام کے شفا خانہ میں کام کرتے تھے) رات کی گاڑی پر بٹالہ اترا اس لئے رات کو وہیں رہا۔ اور صبح سویرے اٹھ کر قادیان کو روانہ ہو گیا۔ اور ابھی سورج تھوڑا ہی نکلا تھا کہ یہاں پہنچ گیا۔ میں پرانے بازار کی طرف سے آ رہا تھا جب میں بیت اقصیٰ کے قریب جو بڑی حویلی (ڈپٹی شنکر داس کی حویلی) ہے وہاں پہنچا تو میں نے اس جگہ (جہاں اب صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کا مکان ہے، اور اس وقت یہ جگہ سپید ہی تھی) حضرت بانی سلسلہ کو ایک مزدور کے پاس جو کہ اینٹیں اٹھا رہا تھا کھڑے ہوئے دیکھا حضرت صاحب نے بھی مجھے دیکھ لیا آپ مجھے دیکھتے ہی مزدور کے پاس سے آ کر راستہ پر کھڑے ہو گئے۔ میں نے قریب پہنچ کر (سلام) کہا آپ نے (جواب دیا) اور فرمایا کہ اس وقت کہاں سے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں رات بٹالہ رہا ہوں اور اب آپ کی خدمت میں وہاں سے سویرے چل کر حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ پیدل آئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ افسوس کے لہجے میں فرمایا کہ تمہیں تو بڑی تکلیف ہوئی ہو گی۔ میں نے عرض کیا کہ کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ آپ نے فرمایا اچھا بتاؤ چائے پیو گے یا لسی میں نے عرض کیا کہ کچھ بھی نہیں پیوں گا۔ آپ نے فرمایا تکلف کی کوئی ضرورت نہیں ہمارے گھر گائے ہے جو کہ تھوڑا سا دودھ دیتی ہے گھر والے چونکہ دہلی گئے ہوئے ہیں اس لئے اس وقت لسی بھی موجود ہے اور چائے بھی جو چاہو پی لو۔ میں نے کہا لسی پیوں گا۔ آپ نے فرمایا اچھا چلو بیت مبارک میں بیٹھو۔ میں بیت الذکر میں آ کر بیٹھ گیا تھوڑی دیر کے بعد بیت الفکر کا دروازہ کھلا۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت صاحب ایک کوری ہانڈی معہ کوری چپنی کے جس میں لسی تھی خود اٹھائے ہوئے دروازہ سے نکلے چپنی پر نمک تھا اور اس کے اوپر ایک گلاس رکھا ہوا تھا۔ حضرت صاحب نے وہ ہانڈی میرے سامنے لا کر رکھ دی اور خود اپنے دست مبارک سے گلاس میں لسی ڈالنے لگے میں نے خود گلاس پکڑ لیا۔ اتنے میں چند اور دوست بھی آ گئے میں نے انہیں بھی لسی پلائی اور خود بھی پی۔ پھر حضرت صاحب خود وہ ہانڈی اور گلاس لے کر اندر تشریف لے گئے۔ آپ کی اس شفقت اور نوازش کو دیکھ کر میرے ایمان کو بہت ہی ترقی ہوئی اور یہ آپ کے اخلاق کریمانہ کی ایک ادنیٰ مثال ہے۔

حضرت میر حامد شاہ صاحب لکھتے ہیں۔ ایک دفعہ میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کچھ عرصہ قیام کے بعد رخصت حاصل کرنے کے واسطے عرض کیا۔ آپ اندر تشریف رکھتے تھے اور چونکہ حضرت صاحب کی رافت و رحمت بے پایاں نے خادموں کو اندر پیغام بھجوانے کا موقع دے رکھا تھا اس واسطے اس عاجز نے اجازت طلبی کے واسطے پیغام بھجوایا۔ آپ نے فرمایا کہ

وہ ٹھہریں ہم ابھی باہر آتے ہیں

یہ سن کر میں بیرونی میدان میں گول کمرہ کے ساتھ کی مشرقی گلی کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ اور باقی احباب بھی یہ سن کر کہ حضرت صاحب باہر تشریف لاتے ہیں پروانوں کی طرح ادھر ادھر سے اس شمع انوار الٰہی پر جمع ہونے کے لئے آ گئے۔ یہاں تک کہ حضرت مولانا نور الدین صاحب بھی تشریف لے آئے اور احباب کی جماعت اکٹھی ہو گئی۔ ہم سب کچھ دیر انتظار میں خم بر سر راہ رہے کہ آپ اندر سے برآمد ہوئے خلاف معمول کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت صاحب کے ہاتھ میں دودھ کا بھرا ہوا لوٹا ہے اور گلاس شاید حضرت میاں صاحب کے ہاتھ میں ہے اور مصری رومال میں ہے۔ آپ گول کمرہ کی مشرقی گلی سے برآمد ہوتے ہی فرماتے ہیں کہ شاہ صاحب کہاں ہیں؟ میں سامنے حاضر تھا فی الفور آگے بڑھا اور عرض کیا حاضر ہوں۔ آپ کھڑے ہو گئے اور مجھ کو فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ میں اسی وقت زمین پر بیٹھ گیا۔ گلاس میں دودھ ڈالا گیا۔ اور مصری ملائی گئی۔

حضرت نے مصری گھول کر لوٹے میں ڈالی اور اس کو ہلایا اور گلاس میں دودھ ڈال کر اچھی طرح سے ہلایا۔ پھر حضرت گلاس میں ڈالتے اور گلاس حضرت محمود کے ہاتھ میں ہوتا۔ پھر حضرت گلاس لے کر میر صاحب کو دیتے۔ بعض دوستوں نے خود یہ کام کرنا چاہا مگر حضرت نے فرمایا نہیں نہیں کچھ حرج نہیں۔ میں نے جب وہ گلاس پی لیا تو پھر دوسرا گلاس پر کر کے عنایت فرمایا گیا میں نے وہ بھی پی لیا۔ گلاس بڑا تھا میرا پیٹ بھر گیا۔ پھر اسی طرح تیسرا گلاس بھرا گیا میں نے بہت شرمگین ہو کر عرض کیا کہ اب تو پیٹ بھر گیا ہے فرمایا ایک اور پی لو۔ میں نے وہ تیسرا گلاس بھی پی لیا۔ پھر حضرت صاحب نے اپنی جیب خاص سے چھوٹی چھوٹی سکٹیں نکالیں اور فرمایا کہ جیب میں ڈال لو راستہ میں اگر بھوک لگی تو یہ کھانا میں نے وہ جیب میں ڈال لیں حضرت محمود لوٹا اور گلاس لے کر اندر تشریف لے گئے۔ اور آپ نے فرمایا کہ چلو آپ کو چھوڑ آئیں میں نے عرض کیا کہ اب میں سوار ہو جاتا ہوں۔ اور چلا جاؤں گا آپ تکلیف نہ فرمائیں مگر اللہ رے کرم و رحم کہ آپ مجھ کو ساتھ لے کر روانہ ہو پڑے۔

باقی احباب جو موجود تھے ساتھ ہو لئے اور یہ پاک مجمع اسی طرح اپنے آقا کی محبت میں اس عاجز کے ہمراہ روانہ ہوا۔ حضرت صاحب حسب عادت مختلف تقاریر فرماتے ہوئے آگے آگے چلتے رہے یہاں تک کہ بہت دور نکل گئے۔ تقریر فرماتے تھے اور آگے بڑھتے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے قریب آ کر مجھے کان میں فرمایا کہ

آگے ہو کر عرض کرو اور رخصت لو جب تک تم اجازت نہ مانگو گے حضرت صاحب آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔

میں حسب ارشاد والا آگے بڑھا اور عرض کیا کہ اب سوار ہوتا ہوں آپ تشریف لے جائیں۔

اللہ! اللہ! کس لطف سے اور مسکراتے ہوئے فرمایا کہ

اچھا ہمارے سامنے سوار ہو جاؤ۔

میں یکہ پر بیٹھ گیا اور سلام عرض کیا تو پھر آپ واپس ہوئے۔

"مجھے یاد ہے کہ محمد شادی خان صاحب بھی اس وقت بٹالہ جانے کے واسطے میرے ساتھ سوار ہوئے تھے انہوں نے حضرت صاحب کی اس کریمانہ عنایت خاص پر تعجب کیا اور دیر تک راستہ میں مجھ سے تذکرہ کرتے رہے اور ہم خوش ہو ہو کر آپ کے اخلاق کریمانہ کے ذکر سے مسرور ہوتے تھے۔

(سیرت مسیح موعود)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظارت اصلاح وارشاد

اصلاحِ معاشرہ

بنی نوع انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کامل ہدایت لانے والے حضرت محمد عربی ﷺ کا بلند مقام انسانی فہم وادراک سے بہت بالا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے اسوہ حسنہ کی پیروی کو قیامت تک اخروی نجات کا ذریعہ قرار دیا۔ آپؐ کے بے حد و حساب بلند مرتبہ کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہدایت فرمائی "اے رسول تو اپنا بازو مومنوں کے لئے جھکادے" گویا تواضع و انکساری ایسی اہم اور بنیادی خصوصیات ہیں جن سے پرامن معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ چنانچہ اولین و آخرین اور سب نبیوں کے سردار زندگی بھر یہی پاک نمونہ اپنے بابرکت عمل سے پیش فرماتے رہے بلکہ اپنی امت کو بھی یہی تلقین فرماتے رہے۔ آپؐ نے فرمایا=

"اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی کی ہے کہ تواضع کا طریق اختیار کرو۔ کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے اور کوئی کسی کے مقابل پر فخر نہ کرے۔...... جو شخص خدا تعالیٰ کی خاطر خاکساری اختیار کرتا ہے خدا اس کو بلند کرتا ہے۔"

(ابوداؤد و ترمذی)

الغرض تواضع' خاکساری اور عاجزی و انکساری سے ماحول اور معاشرہ میں لطافت پیدا ہوتی ہے اور یہی لطافت ایک منکسر المزاج اور متواضع شخص کے طرز عمل اور اعمال و افعال سے ظاہر ہوتی ہے۔ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوہریرہؓ سے فرمایا کہ صدقہ سے کسی کا مال کم نہیں ہوا اور عفو سے آدمی کی عزت ہی بڑھی ہے۔

تواضع اور انکسار انسانی کردار کا وہ بنیادی جوہر ہے جس کے نتیجہ میں انسان نہ صرف دوسروں سے نرمی و محبت سے پیش آتا ہے بلکہ ان کے لئے مجسم رحمت بننے کی ہمہ وقت کوشش میں لگا رہتا ہے۔ ان کی خدمت و خیر خواہی اس کی فطرت ثانیہ بن جاتی ہے یہاں تک کہ وہ ایثار و قربانی کے اعلیٰ معیار پر قائم ہو جاتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں غرباء و مساکین کی خبر گیری' یتامیٰ اور بیوگان کا اکرام و احترام کے ساتھ دیکھ بھال' صدقات کی ادائیگی کا اہتمام' مہمان نوازی اور ہمسایہ کے حقوق کی ادائیگی' بیماروں کی تیمارداری' لین دین میں صفائی و باقاعدگی' حسن اخلاق و سلوک' حسن ظن' امداد باہمی میں تعاون' اتحاد و اتفاق' ایفائے عہد اور عفو و درگزر اس کے روزمرہ کے کردار کا طرہ امتیاز بن جاتا ہے۔ اس طرز عمل کے نتیجہ میں جماعت مومنین بنیان مرصوص بن کر اپنے مولا کو راضی کرنے والی بن جاتی ہے۔ ان خصوصیات کو اپنانے والی اپنی پیاری جماعت کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ یوں نصیحت فرماتے ہیں=

"کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ...... بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔ کوئی جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے۔"

(ملفوظات جلد نمبر3 صفحہ 347)

آپ نے مزید فرمایا=

"پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں۔ ان کو حقیر اور ذلیل نہ سمجھیں کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں گو باپ جدا جدا ہوں مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے۔ اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔"

(ملفوظات جلد نمبر3 صفحہ 349)

وہ جماعت جو خدا کی راہ میں نہ صرف مالی اور جانی قربانی کا عدیم المثال نمونہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر چکی ہو اور وہ آئندہ بھی پہلے سے بڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کا عزم صمیم رکھتی ہو اس کے لئے لازم ہے کہ وہ ہر آن اپنا اور اپنی آئندہ نسلوں کی ذہنی اور جسمانی صحت کا جائزہ لیتی رہے تاکہ کسی طرح بھی سست گام نہ ہوں۔ عہد حاضر کی بیشمار ترقیات کے باوجود بعض ایسی عادات قوموں کے معاشروں میں در آئی ہیں جو انسان کی ذہنی و جسمانی صحت اور صلاحیتوں کو بری طرح متاثر کرتی ہیں جنہیں شروع میں رواروی یا فیشن کے طور پر مجلسوں میں اٹھنے بیٹھنے سے یا تعلیمی و کاروباری اداروں میں دوسروں کی دیکھا دیکھی اپنا لیا جاتا ہے مگر رفتہ رفتہ ان کے مادی جسمانی اور روحانی نقصانات بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ انہی میں سے ایک عادت تمباکو نوشی کی ہے جو حقہ سگریٹ اور سگار سے شروع ہو کر افیم' چرس اور ہیروئن کے ہلاکت خیز انجام تک جا پہنچتی ہے۔ ایک مخلص اور فدائی احمدی کے لئے تو حضرت بانی سلسلہ کا یہ فرمان ہی کافی ہے کہ اگر یہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ہوتا تو آپؐ اس سے منع فرما دیتے۔ اگر ہم بیرونی معاشرہ میں ابتداءً معمولی نظر آنے والی بدعادات سے اپنے ماحول کو محفوظ رکھنے میں کامیاب ہو جائیں تو اپنی جسمانی و ذہنی صلاحیتوں کے علاوہ اپنے قیمتی اور پاک مال کو بھی زیادہ سے زیادہ خدمت دین کے لئے صرف کرنے کی توفیق پاسکیں گے اور یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ ہم خرما و ہم ثواب۔ گو سگریٹ نوشی مغربی معاشرہ میں بطور فیشن داخل ہو چکی ہے اور اس پر سالانہ کھربوں ڈالر خرچ ہوتے ہیں مگر اس کے طبی نقصانات تو دیر سے واضح تھے۔ 1962ء میں ایک لمبی تحقیق کے بعد ساڑھے چار سو سال پرانے تحقیقی و طبی ادارہ رائل کالج آف فزیشنز نے برطانیہ میں رپورٹ شائع کی کہ سگریٹ نوشی انسانی صحت کے لئے نہایت مضر ہے اور اس سے پھیپھڑوں کا سرطان اور دمہ پیدا ہوتا ہے نیز دل کی بعض بیماریوں میں اضافہ کا باعث بھی ہے۔ جب سگریٹ ساز کمپنیوں نے اس کی مخالفت کی تو انہیں سر رابرٹ پلیٹ نے بڑی تحدی کے ساتھ چیلنج کیا کہ کوئی ڈاکٹر اس رپورٹ کو غلط ثابت نہیں کر سکتا۔ ......چنانچہ اب مغربی ممالک میں سگریٹ نوشی کے خلاف رجحان پیدا ہو چکا ہے اور اس کی اشتہار بازی پر بھی عموماً پابندی ہے مگر کثیر القومی سگریٹ ساز کمپنیوں نے ترقی پذیر ممالک کی طرف رخ کر کے اسی زہر سے ان کے معاشرہ کو آلودہ کرنے کی اپنے مالی وسائل کی بناء پر بھرپور صلاحیت حاصل کر لی ہے۔ جو ان سب قوموں اور ان کی آئندہ نسلوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے جبکہ مغربی قوموں کی تحقیقات سے ہی اب تو یہاں تک ثابت ہو چکا ہے کہ صرف سگریٹ نوش ہی نہیں بلکہ اس کے قریب بیٹھنے والے عزیز' دوست اور اہل و عیال تو سگریٹ پینے والے سے بھی زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ اب ہمارے ملک میں بھی عام لوگ اس کی مضرت سے واقف ہو رہے ہیں اور سرعام' دفاتر اور جہازوں تک میں سگریٹ نوشی پر پابندی لگ چکی ہے۔ ہمارے لئے جنہوں نے نہایت اعلیٰ منازل سر کرنے کا عزم کر رکھا ہے ازبس ضروری ہے کہ اس بلا سے اپنے ماحول کو پاک اور صاف رکھ کر مقاصد عالیہ کے حصول کے لئے آگے بڑھتے چلے جائیں۔

☆......☆......☆......☆

وکالت وقف نو

واقفینِ نو بچے اور زبانوں کا پروگرام

واقفین نو بچوں اور بچیوں نے احمدیت کی دوسری صدی میں جو کام سرانجام دینے ہیں۔ ان کاموں میں اپنی علمی قابلیت کو بڑھانے کے ساتھ ساتھ مختلف ملکوں اور علاقوں میں بولی جانے والی زبانوں کو بھی سیکھنا ہے اور زبانوں کے سیکھنے کے لئے انہیں بچپن ہی سے ابتدا اور آغاز کرنا ہے۔ واقفین نو بچوں کے والدین' جماعتوں کے امراء اور سیکرٹریان کے استفادہ اور راہنمائی کے لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشادات درج کئے جاتے ہیں۔

خدمت کرنے کے لئے علمی قابلیت کے ساتھ غیر زبانیں سیکھیں

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"میں جب (دین حق) کی حالت کو مشاہدہ کرتا ہوں تو میرے دل پر چوٹ لگتی ہے اور دل چاہتا ہے کہ ایسے لوگ میری زندگی میں تیار ہو جاویں جو (دین حق) کی خدمت کر سکیں۔ ہم تو پا بگور ہیں اور اگر اور تیار نہ ہوں تو پھر مشکل پیش آتی ہے میرا مدعا اس قدر ہے کہ آپ لوگ تدبیر کریں خواہ کسی پہلو پر صاد کیا جاوے مگر یہ ہو کہ چند سال میں ایسے نوجوان نکل آویں جن میں علمی قابلیت ہو اور وہ غیر زبان کی واقفیت بھی رکھتے ہوں اور پورے طور پر تقریر کر کے دین حق کی خوبیاں دوسروں کے ذہن نشین کر سکیں میرے نزدیک غیر زبانوں سے اتنی ہی مراد نہیں کہ صرف انگریزی پڑھ لیں۔ نہیں اور زبانیں بھی پڑھیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 619)

بچپن میں زبانیں سکھانے کی اہمیت

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچپن ہی میں زبانیں سکھانے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے مجلس شوریٰ 96ء کے موقع پر فرمایا۔

خدا تعالیٰ نے بچوں کو ایسی فطرت پر پیدا فرمایا ہے کہ وہ بہترین رنگ میں زبانیں سیکھنے کی اہلیت رکھتے ہیں اور بچپن کی اس عمر کو زبانیں سیکھنے کے لئے خاص طور پر موزوں بنایا گیا ہے۔ سائنسدان اس پر تجربات کر چکے ہیں اور اب وہ اس بات پر متفق ہیں کہ بچپن کی عمر اس کام کے لئے خاص طور پر موزوں ہے اور بچے کے ذہن میں خاص طور پر زبانیں سیکھنے کی اہلیت رکھی گئی ہے۔ جیسے جیسے بچہ عمر میں بڑھتا ہے اس کی زبان سیکھنے کی صلاحیت میں کمی آتی چلی جاتی ہے پھر زیادہ تعداد میں زبانیں سیکھ بھی نہیں سکتا اور سیکھی جانے والی زبان کے معیار میں بھی کمی آجاتی ہے۔

(انگریزی سے ترجمہ)

ویڈیو ریکارڈر کے ذریعہ جماعتوں کو کلاسیں شروع کرنے کی نصیحت

حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بموقع شوریٰ 1996ء جماعتوں کو زبانیں سکھانے کے لئے TV - VCR اور ویڈیو کیسٹس کے ذریعے کلاسیں ترتیب دینے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

چنانچہ میں تمام جماعتوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ ایک سادہ تکنیک سے آغاز کریں اور ایک کلاس ترتیب دیں جس میں آٹھ یا دس طلباء ہوں اور انہیں بتائیں کہ یہ پروگرام ہمارے پاس موجود ہیں طلباء کو یہ پروگرام آغاز ہی سے دیکھنے شروع کر دینے چاہئیں اور دیکھتے جائیں یہاں تک کہ یہ کلاس تین چار سو اسباق کے بعد ختم ہو۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر بچے یا کسی بھی عمر کے لوگ اس سسٹم کے مطابق شعوری کوشش کئے بغیر کسی چیز پر توجہ دیں اور کسی چیز کو زبانی یاد کریں تو بہت جلد زبان سیکھ سکتے ہیں۔ قبل اس کے کہ وہ کورس کو ختم کریں وہ اس قابل ہو سکیں گے کہ وہ ہر قسم کے مواقع پر اپنا مافی الضمیر خوب عمدگی سے ادا کر سکیں۔

(انگریزی سے ترجمہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از قلم حضرت میر محمد اسماعیل صاحب

خدا داری چہ غم داری

اہلِ خانہ کو وصیت

یہ وصیت اگرچہ بظاہر ایک ذاتی معاملہ نظر آتا ہے تاہم اس کا مرکزی نقطہ یعنی خدا تعالیٰ پر ہر مصیبت اور ہر حالت میں توکل رکھنا' اس سے ہر شخص فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اس کے لکھنے کی یہ وجہ پیش آئی کہ اس جاڑے میں میرے دمہ کی تکلیف غیر معمولی طور پر لمبی اور سخت تر ہو گئی تھی یہاں تک کہ اس قدر ضعف قلب اس کے سبب سے لاحق ہو گیا کہ کئی دفعہ فوری طور پر موت کا خطرہ محسوس ہوتا تھا اور بہت سی راتیں میں نے ساری کی ساری بیٹھ کر کاٹی ہیں۔ اسی شدت مرض کی حالت میں یہ نظم کہی گئی تھی جو 19 اپریل 1943ء کے الفضل میں شائع ہوئی۔

(1)

نہ رونا میرے مرنے پر نہ کرنا آہ اور زاری
نہ ہونا صبر سے عاری۔ مری بیگم مری پیاری
جدائی بعارضی ہے یہ ملیں گے اب تو جنت میں
جدائی پھر نہیں ہوگی نہ ٹوٹے گی کبھی یاری
خدا سے لَو لگی رکھنا کہ جس پر مہرباں وہ ہو
اسے کہتا ہے "خوش ہو جا خدا داری چہ غم داری"

(2)

مرے کمرے کو خالی دیکھ کر جی مت بُرا کرنا
نہ لب کانپیں نہ دل دھڑکے نہ آنسو ہوں بہت جاری
نہ باتیں رنج کی نکلیں نہ کھانا ترک ہو جائے
نہ ٹانگیں لڑکھڑا جائیں نہ ہو جائے غشی طاری
کلیجے کو پکڑ لینا۔ خدا کو یاد کر لینا
کہ سچ فرما گیا کوئی "خدا داری چہ غم داری"

(3)

وہی رب ہے ہمیشہ سے وہی ہم سب کا مالک ہے
وہی ہم سب کا محسن ہے وہی ہے خالق و باری
وہی تکیہ ہمارا ہے وہی اپنا سہارا ہے
نہ چھوڑیں گے قدم اس کے۔ چلے سر پر اگر آری
جب ایسا دوست ہو اپنا تو پھر کیوں فکر ہو ہم کو
کہ خود کہتا ہے وہ مجھ کو "مرا داری چہ غم داری"

(4)

نہ بھولیں گی کبھی ہرگز۔ نہ بھولیں گی کبھی ہرگز
تمہاری چاہتیں مخفی۔ تمہاری خدمتیں بھاری
تمہاری صبر و خاموشی۔ تمہاری شکر و خودداری
تمہاری محنتیں قربانیاں۔ طاعات و غم خواری
ہمیشہ یاد آؤ گی۔ کہیں ہم ہوں جہاں بھی ہوں
یہی پیغام بھیجیں گے "خدا داری چہ غم داری"

(5)

نہیں بندے میں یہ طاقت کہ غم کر دے کسی کا کم
خدا ہی ہے کرے گا جو تمہارے دل کی دلداری
کرو رخصت خوشی سے تم۔ خطائیں بخش کر میری
مجسم ہو وفاداری۔ سراپا ہو نکوکاری
جو ایسی نیک دل خود ہو اسے کہنے کی کیا حاجت
مگر کہنا ہی پڑتا ہے "خدا داری چہ غم داری"

(6)

وقار اپنا بنا رکھنا۔ نہ ضائع جائے خودداری
کوئی کہنے نہ یہ پائے کہ "ہے آفت میں بیچاری"
خدا محفوظ ہی رکھے خوشامد سے' لجاجت سے
مطاعن سے مصائب سے' نہ آئے پیش دشواری
وہی دیتا ہے سب عزت اسی کے ہاتھ ہے ذلت
مگر نیکوں کو کیا ڈر ہے "خدا داری چہ غم داری"

(7)

یہی مرضی ہے مولیٰ کی۔ یہی اس کا طریقہ ہے
زمیں پر رہ چکے اتنا۔ ہے اب زیرِ زمیں باری
جنازہ جا رہا ہے ساتھ ہیں افسردہ دل بھائی
یہی ہے رِیت دنیا کی ہمیشہ سے یونہی جاری
زمینی ساری تکلیفیں پُر پشّہ سے کمتر ہیں
نوائے آسماں گر ہو "خدا داری چہ غم داری"

(8)

کبھی خیرات کر دینا بڑھاتی ہے یہ درجوں کو
کبھی صدقہ بھی دے دینا کہ صدقہ ہے بہت کاری
ہمیشہ قبر پر آنا مری خاطر دعا کرنا
کہ باقی رہ گئی ہے بس یہی خدمت یہی یاری
بشارت تم مجھے دینا "خدا دارم چہ غم داری"
جواب اندر سے میں دوں گا "خدا دارم چہ غم داری"

(9)

اگر تقویٰ نہ چھوڑو گی فرشتے پیر دھوئیں گے
کرے گا میرا آقا بھی تمہاری نازبرداری
مرے اللہ کا وعدہ ہے تم کو رزق دینے کا
نہ کرنا شک ذرا اس میں نہ کرنا اس سے غداری
مجھے کیا غم ہو مرنے کا تمہیں کیا غم بچھڑنے کا
خدا دارم چہ غم دارم۔ خدا داری چہ غم داری

(10)

کسی کی موت پر دعوت ضرورت ہو تو جائز ہے
اجازت ہے شریعت میں نہیں ہے فرض سرکاری
دعائے مغفرت بس ہے عزیزوں کی عزاداری
طعام پُر تکلّف سے نہ ہو میری دل آزاری
نہ غم کے عذر سے زردے۔ پلاؤ۔ فرنیاں آئیں
سبق مت بھولنا اپنا "خدا داری چہ غم داری"

(11)

یہاں مشرک یہ کہتے ہیں تکبر سے تبختر سے
پدر دارم چہ غم دارم۔ پسر داری چہ غم داری
غِنا دارم چہ غم دارم۔ خرد داری چہ غم داری
صنم دارم چہ غم دارم۔ درم داری چہ غم داری
مگر مومن یہ کہتے ہیں وہ جب ملتے ہیں آپس میں
"خدا دارم چہ غم دارم"۔ "خدا داری چہ غم داری"

(12)

خداوندا! عجب جلوہ ہے مجھ پر رحم و شفقت کا
کہاں تک میں کروں سجدے کہاں تک جاؤں میں واری
تمہارے لطف کا پرتو۔ مری اماں مری آپا
تمہاری مہر کی مظہر مری بیوی مری پیاری
"ندائے رحمت از درگاہِ باری بشنوم ہر دم"
خدا داری چہ غم داری۔ خدا داری چہ غم داری

(13)

اجل آتی ہے دھوکے سے خدا جانے کہ کب آئے
ہمیشہ آخرت کی اپنی رکھنا خوب تیاری
دعا مانگو۔ دعا مانگو۔ ہمیشہ یہ دعا مانگو
کہ دنیا میں نہ ہو ذلت کہ عقبیٰ میں نہ ہو خواری
الوہیت۔ ربوبیت۔ رحیمیت یہ کہتی ہیں
"خدا داری چہ غم داری۔ خدا داری چہ غم داری"

(14)

دعائیں میرے بچوں کے لئے معمول کر لینا
پناہ میں بس خدا کی ہو بسر یہ زندگی ساری
نمازوں میں نہ ہو غفلت یہی تاکید تم رکھنا
کہ یہ ہے بندگی یہی۔ یہی ہے اصل دینداری
جو بندہ اس کا بن جائے وہ گھاٹے میں نہیں رہتا
ملائک تک بھی کہتے ہیں "خدا داری چہ غم داری"

(15)

بنا دے سادہ دل مومن' بلند اخلاق تو ان کو
الٰہی تیری ستّاری۔ خدایا تیری غفّاری
ہمی خواہد نگار من تہیدستان عشرت را
نمی خواہد زیارائش تن آسائی دل۔ آزاری
دعا کو ہاتھ اٹھاتا ہوں تو کہتا ہے کوئی فوراً
"میں زندہ ہوں میں قادر ہوں۔ مرا داری چہ غم داری"

(16)

خداوندا! بچانا تو مرے پیاروں کو ان سب سے
زیاں کاری و ناداری و بیکاری و لاچاری
کرم سے ڈال دے ان کی طبیعت میں ہر اک نیکی
نکوکاری و غم خواری و بیداری و دینداری
کبھی ضائع نہیں کرتا تو اپنے نیک بندوں کو
جبھی تو سب یہ کہتے ہیں خدا داری چہ غم داری

(17)

بیاہنا بیٹیوں کو اذن سے حضرت (.....) کے
تمہاری دختریں چاروں ابھی چھوٹی ہیں جو کواری
مقدم دین ہو سب سے۔ شرافت' علم و دانش پھر
موخر ہو تجارت' نوکری' ٹھیکہ' زمینداری
سپرد اللہ کے میں نے کیا سب کو بصد رقّت
یقین اس بات پر رکھ کر "خدا داری چہ غم داری"

(18)

نصیحت گوش کن جاناں کہ فانی ہے یہ سب عالم
بنو عقبیٰ کی تم طالب رہے دنیا سے بیزاری
حضوری گر ہمی خواہی از و غافل مشو ہرگز
خدا دل میں تمہارے ہو ہمیشہ اے مری پیاری
سخن کز دل بروں آید نشیند لا جرم بر دل
تہ دل سے یہی نکلے "خدا داری چہ غم داری"

(19)

جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے بس کمر کس لو
اٹھاؤ دل کو۔ لو رخصت۔ کرو چلنے کی تیاری
الٰہی! روشنی ہو قبر میں سایہ ہو محشر میں
ٹلے دوزخ۔ ملے جنت۔ بنیں نوری۔ نہ ہوں ناری
بشارت یہ خداوندی مجھے بھی ہو تمہیں بھی ہو
"خدا داری چہ غم داری"۔ "خدا داری چہ غم داری"

(20)

وصیت کے ادا ہونے میں یارب کچھ نہ ہو دقّت
نہ بعد جاں سپردن ہو جنازے کی مرے خواری
بہشتی مقبرے میں دفن ہونے کی اجازت ہو
سراپا گرچہ مجرم ہوں۔ دکھا دے اپنی غفاری
سہولت اپنے بندوں کو تو ہی دیتا ہے اے مولیٰ
جبھی تو ہم یہ کہتے ہیں "خدا داری چہ غم داری"

(21)

تڑپتی روح ہے میری کہ جلدی ہو نصیب اپنے
ملاقات شہِ خوباں لقائے حضرت باری
کھنچا جاتا ہے دل میرا بسوئے کوچہء جاناں
سرودِ عاشقاں سن کر بھڑک اٹھی ہے چنگاری
یہ نغمہ ہے بزرگوں کا "خدا دارم چہ غم دارم"
فرشتے بھی یہ گاتے ہیں "خدا داری چہ غم داری"

☆......☆......☆......☆

V.R. اور انٹرنیٹ سے متعلق مفید لیکچر۔ لوکل چیپٹر کا قیام

ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز کا

دوسرا سالانہ کنونشن

مورخہ 19۔اپریل 1998ء بروز اتوار ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز (A.A.C.P) کا دوسرا سالانہ کنونشن لجنہ ہال ربوہ میں منعقد ہوا۔ یاد رہے کہ A.A.C.P کا باقاعدہ قیام ستمبر 1996ء میں عمل میں آیا تھا۔

اس ایک روزہ کنونشن کی صدارت مکرم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب چیئرمین A.A.C.P نے کی۔ اس ایک روزہ کنونشن کے دوران ماہرین نے مختلف موضوعات پر لیکچرز دیئے۔ اس کے علاوہ طلباء کے لئے روزگار اور تعلیم کی رہنمائی کے لئے بھی ایک ڈیسک قائم کیا گیا جس سے نوجوانوں اور طلباء نے بے حد فائدہ اٹھایا۔

جن موضوعات پر لیکچرز دیئے گئے ان کا مختصر ذکر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ مکرم ہمایوں حفیظ صاحب لاہور نے Virtual Reality کے موضوع پر لیکچر دیا۔ انہوں نے بتایا کہ V.R ایک جدید کمپیوٹر ریسرچ فیلڈ ہے۔ اس کا مطلب ہے کمپیوٹر کے ذریعے ایسی نظر کشی جو کہ کسی ماحول کو بالکل حقیقی طور پر پیش کردے۔ اس میں منظر کشی صرف تصویر کی حد تک نہیں ہوتی بلکہ تصویر کے ساتھ ساتھ آواز اور حرکات وغیرہ پر بھی مشتمل ہوتی ہے۔ اس کی ایک عام فہم مثال فلائٹ کی تربیت کے لئے پائلٹ کو ایسا ماحول فراہم کرنا ہے

باقی صفحہ 7 پر

یاد رکھو کوئی جسمانی بات جس کے ساتھ کیفیت نہ ہو فائدہ مند نہیں ہو سکتی جیسا کہ خدا تعالیٰ کو قربانی کے گوشت نہیں پہنچتے۔ جب تک ان کے ساتھ کیفیت نہ ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگریزی سے ترجمہ

منصور احمد

ماؤنٹ ایورسٹ کی تسخیر کا معرکہ

جرات وہمت کی ایک زبردست داستان

تبت اور نیپال کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ دنیا کی بلند ترین چوٹی "ماؤنٹ ایورسٹ" ان کی مملکت میں شامل ہے۔ دنیا میں موجود نہ تو کوئی چوٹی اس کی سرفرازی میں حریف ہے اور نہ ہی حسن قامت میں اس کی رقیب' باقی تمام بلندیاں اس کے سامنے پست اور اس کی ہیبت کے سامنے ہیچ ہیں۔ برطانوی ہند نے 19ویں صدی میں اس کو "ماؤنٹ ایورسٹ" کا نام دیا مگر اس کے عظیم سایہ میں رہنے والے تبتی اس کو "Chomolungma" کہتے ہیں یعنی "دنیا کی دیوی ماتا" وہ اس کے حیات بخش ہونے کی وجہ سے اس کی پرستش کرتے ہیں۔ حیات جو اس کے اطراف پر بڑے بڑے برفانی تودوں سے پگھل کر دریاؤں کے راستے تبتیوں تک پہنچتی ہے اور اس کے جان لیوا ہونے کی وجہ سے وہ اس سے ڈرتے ہیں کیونکہ یہ اب تک کئی کوہ پیماؤں کی جان لے چکی ہے۔

1921ء میں پہلی مرتبہ انسان نے اس کو سر کرنے کی ٹھانی مگر ناکام رہا۔ 1953ء میں نیوزی لینڈ کے Edmund Hillary نے اس کو پہلی مرتبہ سر کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ اس پہلے دن سے آج تک 615 افراد چوٹی پر پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔ جبکہ 75 مہمات میں 142۔ افراد اس کو سر کرنے کی کوشش میں ہلاک ہوئے۔

ماؤنٹ ایورسٹ کا سب سے بڑا حادثہ

10 مئی 96ء ماؤنٹ ایورسٹ نے شدت کے ساتھ انسانی جانوں کے لئے بھوکا ہونے کا مظاہرہ کیا۔ اچانک منفی درجہ حرارت میں طوفان بادوباراں اور تند و تیز آندھی نے ایورسٹ کو دل دہلا دینے والی ہیبت ناک موت کی وادی بنا دیا۔ ایسے وقت میں 30 سے زیادہ کوہ پیما چوٹی سے واپسی کی طرف رواں دواں تھے۔ 24 گھنٹے کے اندر اندر 8 موت کے منہ میں چلے گئے جبکہ 3 فراسٹ بائٹ کا شکار ہو گئے۔

مرنے والوں میں دنیا کے دو ماہر کوہ پیما امریکہ کے سکاٹ فشر اور نیوزی لینڈ کے راب ہال بھی تھے۔ دونوں 65,000 ڈالرز میں شوقین کوہ پیماؤں کو ایورسٹ سر کرانے والی فرم کے مالک تھے۔ اس حادثے میں راب ہال کے دو کلائنٹس اور ماہر کوہ پیما ہلاک ہوا۔ جبکہ دوسرے مرنے والے ہندوستانی بارڈر پولیس کے کوہ پیما تھے وہ تبت کی طرف سے ایورسٹ کو سر کر رہے تھے جو مشکل سمت تصور کی جاتی ہے۔

سفر کا آغاز مختلف مہمات کے 150 کوہ پیما جدید ترین سامان سے آراستہ ایورسٹ کے قدموں میں اکٹھے تھے۔ موسم اور عمومی حالات کوہ پیمائی کے عین مطابق تھے۔ تمام کوہ پیما ایورسٹ سر کرنے کے لئے تیار تھے مگر یہ سربلند چوٹی کچھ جانیں لینے کی ٹھان چکی تھی۔ 9 مئی کو تین ٹیمیں کیمپ 4 تک پہنچنے میں کامیاب ہو چکی تھیں جو کہ 7'986 میٹر کی بلندی پر تھا۔ وہاں سے 862 میٹر کی بلندی پر واقع سب سے بلند چوٹی پر پہنچنا تھا۔ یہ 12 گھنٹے کی دشوار ترین چڑھائی تھی جو ہر قسم کے خطرات سے پر تھی۔ پروگرام کے مطابق سفر رات 30-11 پر شروع کیا گیا۔ شمالی سمت سے ہندوستانی بارڈر پولیس اور جاپانی کوہ پیماؤں نے چوٹی سر کرنے کی تیاری شروع کی۔ یہ بہترین وقت تھا۔ مطلع صاف تھا اور ہوا ہلکورے لے رہی تھی اور اس آخری چڑھائی کو چڑھنے کے لئے تمام کوہ پیما ہر لحاظ سے عمدہ طور پر تیار تھے۔

کوہ پیماؤں کی تیاری جب تمام کوہ پیما 10 مئی کو دوپہر کے وقت چوٹی پر پہنچے تو اس وقت بھی تقریباً تمام بہترین جسمانی حالت میں تھے کیونکہ سب کے سب 5'340 میٹر کی بلندی پر ہفتوں رہے اور کام کیا۔ وہاں کی لطیف ہوا کے وہ مکمل طور پر عادی ہو چکے تھے۔ انہوں نے آکسیجن کے سلنڈرز اور غذائیت سے بھرپور ہلکی خوراک اٹھائی ہوئی تھی۔ 6 تہوں والے انتہائی گرم کپڑے پہنے ہوئے تھے جو کہ 30.C سے بھی کم درجہ حرارت پر بھی سردی سے محفوظ رکھتے تھے۔ ہاتھوں کے ساتھ منسلک ریڈیو سیٹ تھے جن سے بیس کیمپ پر لحہ لحہ کی اطلاع پہنچائی جاتی تھی سیٹلائٹ فونز اور کمپیوٹرز کی سہولت موجود تھی جس سے کوہ پیما اپنے گھروں میں بات کر سکتے تھے اور چوٹی سے E-Mail بھیج سکتے تھے۔ (W.W.W) ورلڈ وائیڈ ویب کے لئے وہ تمام مناظر کو بیان کر سکتے تھے۔ ٹیم ممبر پتھالوجسٹ Beck Weathers کہتے ہیں کہ اس لحاظ سے ہم بہت ہی خوش قسمت تھے' ان کے لیڈر Rob Hall کا خیال تھا کہ "ہم دنیا کی مضبوط ترین کوہ پیما ٹیم ہیں اور ہمارے پاس ایورسٹ کو سر کرنے کا عمدہ موقع ہے۔ ہم جو 15۔ افراد پر مشتمل ہیں ہم نے بہترین تیاری کی ہے اور بہترین وقت کا انتخاب کیا ہے۔ ہم جو کرنے جا رہے ہیں بعد میں یہ بہت ہی حیران کن ثابت ہو گا" حیران کن بات تو تھی ہی کیونکہ تین ٹیموں نے تقریباً ساتھ ساتھ ہی 9 مئی کی رات کو چوٹی پر چڑھنا شروع کیا تھا جبکہ ایورسٹ بہت ہی خوبصورت اور مشفق دکھائی دے رہی تھی اس وقت ہوا ابھی ہلکی تھی اور ماحول میں عجیب سکون تھا تائیوانی کوہ پیما Makalau Gau نے اپنی یادداشتوں کو یکجا کرتے ہوئے کہا ہے کہ "اس وقت ہر طرف تارے ہی تارے تھے" اور "ہر ایک اپنے کام کی طرف پوری پوری توجہ دے رہا تھا" کوہ پیماؤں کی Head Lamps اپنے آگے روشنی کی ایک لمبی قطار بنا رہی تھیں۔ روشنی کے گول گول دائرے برف پر خوبصورت چمک پیدا کر رہے تھے۔ رستہ مشکل تھا۔ آگے والے کوہ پیما عمودی چڑھائی کے وقت رسے لگاتے اور پیچھے والے باری باری ان پر چڑھتے جاتے "Jonathan Krakauer" جو کہ "Outside" میگزین کے لئے اس مہم کے حالات کو لکھ رہا تھا اور بعد میں ایورسٹ کے حالات "In to thin air" نامی فلم بنائی کہتا ہے کہ "راستہ تنگ تھا اور عمودی چڑھائی تھی اس وجہ سے ہم بہت ہی آہستہ آہستہ چلنے پر مجبور تھے۔ اس طرح ہم نے تقریباً ایک گھنٹہ ضائع کر دیا۔

سفر کی پہلی مشکل اور صبح کے وقت اس وقت پہلی مشکل کا سامنا کرنا پڑا جب ویدر کی نظر نے یکلخت بگڑنا شروع کر دیا۔" ویدر کہتا ہے کہ میں نے فیصلہ کیا کہ مجھے چڑھنے سے رک جانا چاہئے لیکن نظر اتنی کمزور ہو چکی تھی کہ اترنا بھی اتنا ہی مشکل تھا جتنا چڑھنا اس موقع پر ٹیم لیڈر ہال نے ویدر کو کہا کہ ہمارے واپس آنے تک تم یہیں پر رکے رہو اور ساتھ یہ بھی کہا کہ اگر تم واپسی پر یہاں موجود نہ ہوئے تو یہ بات اس کے دن کو ضائع کر دے گی۔ ویدر بڑے افسوس سے کہتا ہے "لیکن Rob Hall پھر کبھی بھی واپس نہ لوٹا" ویدر کی اس تکلیف کے علاوہ باقی تمام چڑھائی کی طرف رواں دواں تھے ان کے لحاظ سے چڑھائی انتہائی عمدگی سے طے پا رہی تھی۔

چوٹی پر کوہ پیما سب نہایت آہستگی اور استقلال سے چوٹی کی طرف چڑھتے چلے گئے۔ رات 30-1 پر پہلا کوہ پیما چوٹی پر پہنچا۔ اگلے دو گھنٹوں میں 18 سے زیادہ کوہ پیما' تھکاوٹ سے پر' زمین کے سب سے بلند ترین مقام 8'848 میٹر پر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے اور فتح نے ان کے قدم چومے۔

Fischer اس کے 5 کلائنٹس دو ماہر تجربہ کار گائیڈز اور 4 شرپا رات دو بجے چوٹی پر پہنچے Rob Hall نے دو گائیڈز اور تین کلائنٹس کے ساتھ چوٹی کو سر کیا۔ جبکہ 3 راستے سے واپس ہو لئے اور ویدر نیچے راستے میں انتظار کر رہا تھا۔ تائیوانی Gau ایک گھنٹے کے بعد چوٹی پر پہنچا۔ کامیاب چوٹی سر کرنے کی خبریں منٹوں میں W.W.W کے ذریعے تمام دنیا میں پہنچ گئیں اور مختلف تنظیموں نے کوہ پیماؤں کے خاندانوں سے رابطہ کرنا شروع کر دیا۔ لیکن ابھی کوہ پیماؤں نے اور ان کے خاندانوں نے خوشی منانے کا آغاز ہی کیا تھا کہ تکالیف کا دور شروع ہو گیا۔

تکالیف کا دور بادل وادی میں جمع ہونے شروع ہو گئے اور ہوا نے یکلخت شدت سے چلانا شروع کر دیا۔ کوہ پیما اپنے وقت کے لحاظ سے پہلے ہی لیٹ ہو چکے تھے۔ عموماً کوہ پیما رات ایک بجے کے قریب چوٹی پر پہنچ جاتے ہیں تاکہ ان کو اپنے کیمپ میں واپسی کے لئے رات سے پہلے پہلے کا وقت مل سکے۔ لیکن تنگ اور دشوار راستہ ہونے کی وجہ سے کوہ پیما مناسب وقت پر یہ تمام کام نہ کر سکے Gau دو بڑے گروپس سے بھی پیچھے تھا۔ ہلکی نرم برف اور تیزی سے بڑھتی ہوئی آندھی میں گھر چکا تھا اس کا شرپا اس کو پہلے ہی موسم کی تیزی سے بدلتی ہوئی صورت حال سے آگاہ کر چکا تھا۔ لیکن گاؤ Rob Hall کے گروپ کو پہلے ہی اوپر جاتے دیکھ چکا تھا اس لئے اس نے فیصلہ کیا کہ اگر Rob Hall اوپر جا سکتا ہے تو پھر وہ کیوں نہیں؟ آخر کار گاؤ بھی مرتے کھپتے تین بجے چوٹی پر پہنچا وہاں صرف دس منٹ رکا اور پھر انتہائی سرعت کے ساتھ نیچے اترنا شروع کر دیا لیکن اب تو غیر معمولی تاخیر ہو چکی تھی۔ ہوا آندھی اور آندھی تیز جھکڑوں کی شکل اختیار کر چکی تھی جس کی وجہ سے کھڑے رہنا محال ہو چکا تھا۔ طوفان بادوباراں میں سردی اپنی شدت کی انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ Krakauer جو کہ اس وقت کیمپ 4 کے شیلٹر میں تھا جب تیز آندھی کی ایک لہر نے اس کے شیلٹر کو درہم برہم کیا کہتا ہے کہ اس وقت وہاں نہ تو آکسیجن تھی' نہ ہی سانس آتا تھا اور نہ ہی سوچا جا سکتا تھا اور ناقابل یقین حد تک سردی تھی۔ آندھی اور تیز اڑنے والی برف نے ہر طرف تاریکی پھیلا دی تھی جس نے افق کے نشان کو مٹا دیا تھا۔" ایک لمحے کے لئے Krakauer نے نیوزی لینڈ کے Andrew Harris کو دیکھا' جو ہال کا اسسٹنٹ گائیڈ تھا۔ دیکھا کہ وہ پریشانی میں بڑی تیزی سے ایک سمت چل رہا ہے Krakauer نے اس کو متوجہ کرنے کے لئے کافی ہاتھ ہلائے لیکن Harris چلتا رہا اور غائب ہو گیا۔ Krakauer کا خیال ہے کہ وہ 8'500 میٹر کے کنارے پر چلتا چلتا Lhotse Face سے نیچے گرا اور اس کا جسم بھی لاپتہ ہو گیا تمام کوہ پیما اس وقت 7'500 میٹر کی بلندی پر اس جگہ تھے جس کو Death Zone کہا جاتا ہے جہاں آکسیجن کم ہونے کی وجہ سے زندگی زیادہ دیر نہیں رہ سکتی۔ مشہور کوہ پیما David Swanson اس بلندی کے بارے میں کہتے ہیں کہ "وہاں انسان زیادہ دیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ یہاں تک کہ اگر آکسیجن ہو تب بھی وہاں زیادہ دیر سانس لینا امر محال ہوتا ہے کیونکہ جسم اپنے آپ کو کھانے لگ جاتا ہے اور تباہی کی طرف رواں دواں ہو جاتا ہے" تھکے ہوئے اور کمزور کوہ پیماؤں نے جلد ہی اس حالت کی طرف سفر کرنا شروع کر دیا اور طوفان بادوباراں میں اندھوں کی طرح ٹٹولتے ہوئے چلتے رہے ایسے میں تقریباً سب آکسیجن ختم کر چکے تھے۔ غرضیکہ آٹھ جانوں کا نذرانہ دے کر یہ مہم اپنے انجام کو پہنچی۔

(National Geography Time News)

☆......☆......☆......☆

مخلوق کے ساتھ ہمدردی اور ملائمت سے پیش آنا چاہئے اور اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے۔ اور دوسروں کی غیبت کرنے سے بالکل الگ ہو جانا چاہئے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترم سید عبد الحی شاہ صاحب ناظر اشاعت تحریر فرماتے ہیں۔"

نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ عزیزم کمال الدین خان ابن عبد الرحمان خان صاحب بنگالی 11- مئی بروز سوموار ٹورنٹو کینیڈا میں وفات پاگئے۔

موصوف ایک طویل عرصہ غانا میں جماعت کے تعلیمی اداروں میں خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر عطاء کرے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

○ مکرم راجہ مسعود احمد نعیم صاحب ابن مولانا راجہ محمد احمد نعیم صاحب (مربی سلسلہ) مورخہ 98-5-18 بوجہ ہارٹ اٹیک M.H. راولپنڈی میں بعمر 42 سال وفات پاگئے۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا اور دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ بعد ازاں عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی اور مکرم مولانا عبد الباسط شاہد صاحب نے دعا کروائی۔

موصوف نے اپنے پسماندگان میں بیوہ کے ساتھ 4 بچیاں اور ایک بچہ چھوڑا ہے۔

موصوف کی بلندی درجات کے لئے اور مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب (ریٹائرڈ صوبیدار) کارکن امور عامہ ولد چوہدری وزیر علی صاحب محلہ دار العلوم غربی الف ربوہ بعمر 56 سال مورخہ 17- مئی 1998ء بروز اتوار دفتر سے گھر آتے ہوئے اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پاگئے۔ مورخہ 18- مئی بروز سوموار احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے جنازہ پڑھایا۔ عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور خارجہ نے دعا کروائی۔ موصوف نے بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ نے فوج سے ریٹائر ہونے کے بعد زندگی وقف کر دی اور بلامعاوضہ دفتر امور عامہ میں خدمات بجالا رہے تھے۔ احباب جماعت سے موصوف کی بلندی درجات کے لئے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔

○ محترمہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم لطیف احمد صاحب طاہر مورخہ 19- مئی 98ء کو بعمر 70 سال کراچی میں وفات پاگئیں۔

آپ کا جنازہ ربوہ لایا۔ مورخہ 22- مئی 98ء کو بعد نماز جمعہ مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے دعا کروائی۔

آپ حضرت سیٹھ محمد غوث صاحب آف حیدر آباد دکن کی نواسی تھیں۔ جن کے خاندان کو حضرت مصلح موعود نے اپنے ہی خاندان کا حصہ قرار دیا تھا۔ آپ 1/8 حصہ کی موصیہ تھیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں آپ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز آپ کی بیٹی اور ایک بیٹے کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

○ مکرمہ طیبہ طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم لطیف احمد طاہر صاحب کارکن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان مورخہ 98-5-22 بعمر 24 سال اچانک ہیضہ اور بخار سے بیمار رہنے کے بعد، بقضائے الٰہی فضل عمر ہسپتال میں وفات پا گئیں۔ موصوفہ مکرم صوبیدار محمد شریف صاحب صدر محلہ دار الفتوح ربوہ کی بہو اور مکرم عبد الغفار شاکر صاحب میموریل فوٹوگرافر کی بیٹی ہیں۔ عزیزہ کو سیکرٹری وقف نو اور سیکرٹری خطبہ جات حلقہ دار الصدر شرقی نمبر2 کی حیثیت سے خدمت دین کی توفیق ملی۔ ان کا جنازہ مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب نے بعد نماز جمعہ پڑھایا اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم محمد شریف صاحب صدر محلہ دار الفتوح نے دعا کروائی۔

دعائے نعم البدل

○ عزیز آفاق احمد ابن مکرم ڈاکٹر عبد الرؤف صاحب چوہدری جو مکرم چوہدری عبد الکریم صاحب آف درّہ شیر خان آزاد کشمیر کے پوتے ہیں مورخہ 22- مئی 1998ء کو صبح سات بجے بعمر اڑھائی سال (سوا دو سال مسلسل علیل رہنے کے بعد) وفات پاگیا۔

مورخہ 22- مئی 1998ء کو بعد نماز مغرب بیت الانوار دار الصدر شمالی ربوہ میں محترم چوہدری رشید الدین صاحب سابق ناظم دار القضاء نے جنازہ پڑھایا۔ تدفین عام قبرستان میں عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر محترم میاں عبد اللطیف صاحب جھمٹ نے دعا کروائی۔

احباب جماعت سے نعم البدل کے عطا ہونے، پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم حافظ برہان محمد صاحب گردوں کی تکلیف کے باعث فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم شیخ عبد الرشید ساجد صاحب سیکرٹری مال حلقہ نارتھ کراچی (برادر اصغر محترم شیخ عبد القادر محقق عیسائیت۔ وفات یافتہ) ان دنوں بعارضہ شوگر و بلڈ پریشر گھر پر صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ادریس بنگش صاحب آف ہنگو کو چند دن پہلے بجلی کا کرنٹ لگا جس کے نتیجہ میں ان کے دونوں ہاتھ زخمی ہو گئے نیز دائیں کندھے میں فریکچر بھی ہو گیا۔

○ مکرم غلام احمد صاحب آف بازید خیل جو کہ حضرت صاحب کے خطبات کا پشتو میں ترجمہ کرتے ہیں۔ خیبر ہسپتال پشاور سے اپنے گاؤں بازید خیل آگئے ہیں۔ حالت پہلے سے بہت بہتر ہے تاہم کمزوری بہت زیادہ ہے۔

○ مکرم حافظ غلام محی الدین صاحب واقف زندگی (ریٹائرڈ معلم وقف جدید) گذشتہ ایک ہفتہ سے بعارضہ خونی پیچش سخت بیمار ہیں۔ تاحال کوئی افاقہ نہیں۔

○ مکرمہ رشیدہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شریف صاحب کارکن دفتر نمائش کمیٹی کا ہرنیا کا اپریشن مورخہ 24- مئی فضل عمر ہسپتال میں ہو گیا ہے۔

○ مکرم شیخ عبد الرشید اختر صاحب سابق کارکن دار الضیافت ربوہ کا 27- مئی کو ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں دل کا بائی پاس اپریشن ہے۔

ان کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان

○ مکرمہ نصرت فاروق صاحبہ نے نامعلوم جگہ سے اپنے بچے کو وقف کرنے کا خط لکھا ہے محترمہ نے نہ بیٹے کا نام لکھا ہے اور نہ ہی اپنا ایڈریس۔ اگر وہ یہ اعلان پڑھیں تو بچے کے مکمل کوائف اور اپنے مکمل ایڈریس سے مطلع کریں۔

(وکالت وقف نو)

امتحان سہ ماہی

○ اراکین مجلس انصار اللہ کے امتحان سہ ماہی دوم 1998ء کے لئے 15- جون کی تاریخ مقرر ہے۔ جس کا نصاب درج ذیل ہے۔

۱- قرآن کریم پارہ نمبر 17 نصف اول

۲- کتاب "پیارے رسول کی پیاری باتیں" حدیث 250 تا آخر

۳- کتاب "لیکچر سیالکوٹ"

جملہ عہدیداران انصار اللہ پاکستان سے درخواست ہے کہ انصار کو امتحان کی تیاری کروائیں۔ اور بروقت امتحان میں انصار کو شامل کروا کے پرچہ جات مرکز ارسال کریں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم قدیر احمد ناصر صاحب نائب قائد مجلس ڈیفنس کراچی کو 2- اپریل 1998ء بروز جمعرات پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام "عفت قدیر" تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم نذیر احمد ریحان صاحب مربی سلسلہ کی نواسی اور مکرم فضل کریم قمر صاحب زعیم انصار اللہ فیکٹری ایریا ربوہ کی پوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولودہ کو باعمر سعادت مند خادمہ دین بنائے آمین۔

اعلان تعطیل

○ مورخہ 27- مئی بروز بدھ الفضل کے دفاتر یوم قدرت ثانیہ کے موقع پر بند رہیں گے۔ لہٰذا اس تاریخ کا الفضل شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

بقیہ صفحہ 5

جس کے ذریعے اڑان کے دوران نظارے بدلتے رہتے ہیں اور جہاز کی حرکات بھی محسوس ہوتی ہیں لینڈنگ اور ٹیک آف کا ماحول بھی پیدا کیا جاتا ہے اس کی ایک اور جدید مثال ریموٹ سرجری بھی ہے۔ جس کے تحت ایک ماہر سرجن دور بیٹھے مریض کا اپریشن کر سکتا ہے۔

انٹرنیٹ پر لیکچر لاہور کے مکرم مسعود ناصر صاحب نے دیا انہوں نے انٹرنیٹ پر مختلف انواع کی معلومات فراہم کیں۔ اس میں احمدیت اور احمدیہ ٹیلی ویژن کے بارے میں معلومات بھی دکھائی گئیں۔ یہ لیکچر اور دیگر لیکچر کمپیوٹر ہی کے ذریعے ایک بڑی سکرین پر پیش کئے گئے تاکہ حاضرین بآسانی ان کو دیکھ سکیں۔

مکرم ابراہیم ملک صاحب لاہور نے آف شور سوفٹ ویئر ڈیویلپمنٹ کے موضوع پر لیکچر دیا۔ اور سوفٹ ویئر کی تیاری کے دوران، خصوصاً بیرون ملک سے حاصل کئے گئے کنٹریکٹ کی تکمیل کے دوران پیش آنے والے مختلف مراحل کے بارہ میں حاضرین کو معلومات فراہم کیں۔

مکرم منصور احمد شیخ صاحب لاہور نے سوفٹ ویئر ڈیویلپمنٹ ٹولز کے موضوع پر خطاب کیا۔ اور آجکل رائج جدید پروگرامنگ میں موزونیت کے اعتبار سے اپنا تجزیہ پیش کیا۔

اجلاس کے اختتام پر ایسوسی ایشن کے چیئرمین مکرم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب نے رپورٹ پیش کی جس میں انہوں نے بتایا کہ ایسوسی ایشن کا تنظیمی ڈھانچہ ابھی ابتدائی مراحل میں ہے۔ انہوں نے دوران سال اسے مضبوط تر بنانے کے لئے لوکل چیپٹر Chapter کے قیام پر زور دیا۔ انہوں نے بتایا کہ لاہور اور ربوہ میں لوکل Chapter قائم ہو چکے ہیں اور باقاعدہ الیکشن کے بعد نمائندگان نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ اسی طرح اسلام آباد اور کراچی میں مقامی چیپٹر کے لئے کام ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دوران سال ایسوسی ایشن کا میگزین بھی شائع کر دیا جائے گا۔ باہمی رابطہ اور معلومات کے لئے انٹرنیٹ پر ایسوسی ایشن کی ویب سائیڈ بھی قائم کی جائے گی۔ آئندہ سے بہترین کارکردگی کی بنیاد پر مقامی چیپٹرز کی حوصلہ افزائی کے لئے انعامات دیئے جائیں گے۔

کنونشن میں 40 سے زائد نمائندگان نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ ناظران و وکلاء صاحبان بھی تشریف لاتے رہے۔ شام پانچ بجے کنونشن کا اجلاس دعا پر ختم ہوا۔

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ :25 مئی۔1998ء
درجہ حرارت کم از کم 31 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 45 درجے سنٹی گریڈ

منگل 26 مئی غروب آفتاب	7-08
بدھ 27 مئی طلوع آفتاب	5-03

عالمی خبریں

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے کہا ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر پر مصالحت کرانے کے لئے پاکستان کا دورہ کرنا چاہتے ہیں۔

برطانوی جریدے اکانومسٹ نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ چین کے 4 بینک دیوالیہ اور 500 کمپنیاں خسارے کا شکار ہیں۔

جرمن حکومت نے جرمنی کی کمپنیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ان پاکستانی فرموں کے ساتھ کاروبار نہ کریں۔ جو جوہری ہتھیار خریدنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

بھارت کے وزیر دفاع نے کہا ہے کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط نہیں کریں گے۔ معاہدہ امتیازی ہے۔ بڑے ممالک خود اس پر عمل نہیں کرتے۔ ہمیں پابند کر رہے ہیں۔

ڈنمارک کے قونصل جنرل ایس اے رحمان مقیم لاہور کو ڈنمارک کا سب سے بڑا اعزاز دیا گیا ہے۔ گورنر پنجاب کے علاوہ دیگر اہم شخصیات نے تقریب میں شرکت کی۔

بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ پاکستان کے بارے میں بھارتی پالیسی تبدیل نہیں ہوگی۔

نیٹو نے بھارت کے ایٹمی دھماکوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت اپنا ایٹمی پروگرام ترک کر دے اور مزید دھماکے نہ کرے۔

امریکہ میں مقیم پاکستانی سفیر نے پریس بریفنگ میں کہا ہے کہ ایف 16 ہمارے ہیں۔ امریکہ ہماری چیز ہمیں رشوت میں دے رہا ہے۔ طیاروں کی فراہمی کوئی بڑی پیش کش نہیں ہے۔ امداد کی خاطر دھماکہ کرنے سے نہیں ہٹیں گے۔

افغانستان میں تقریباً 500 شہریوں کو اپنی داڑھیاں منڈوانے پر طالبان پولیس نے اسلامی قوانین کے تحت کوڑے مارے۔ جبکہ 110 عورتوں کو پردے کا احترام نہ کرنے پر گشتی پولیس نے سزا دی اور 10 ٹیکسی ڈرائیوروں کو اس بنا پر جرمانہ کیا کہ انہوں نے کیوں تنہا عورتوں کو سفر کرایا۔ اسی طرح جیپوں اور کاروں میں اونچی آواز میں ڈیک چلانے پر متعدد افراد کو سرعام کوڑے مارے گئے۔

☆......☆......☆......☆

ملکی خبریں

پی آئی اے کا گوادر سے کراچی جانے والا طیارہ اغوا کر لیا گیا۔ ہائی جیکروں نے پائلٹ کو بھارت جانے کا حکم دیا۔ لیکن اس نے ہوشیاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے جہاز کو حیدر آباد میں اتار لیا۔ طیارہ میں 40 مسافر اور عملہ کے 3۔ ارکان ہیں ہائی جیکروں نے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان دھماکہ نہ کرے آخری اطلاعات کے مطابق ہائی جیکر گرفتار کر لئے گئے ہیں اور طیارہ آزاد کرا لیا گیا ہے۔

رینالہ خورد کے قریب بس اور ٹرالہ میں تصادم کے نتیجہ میں 12۔ مسافر ہلاک اور متعدد شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ سامنے سے تصادم کے باعث بس دو ٹکڑے ہو گئی۔ ہر طرف انسانی اعضاء چیتھڑے اور خون بکھر گیا۔

شدید گرمی کے باعث ملک بھر میں مرنے والوں کی تعداد 32۔ ہو گئی ہے۔ گرمی سے سینکڑوں افراد بے ہوش ہو گئے۔ سبی درجہ حرارت 50 ملتان میں 48.6' لاہور میں 44.8 پشاور میں 45 شور کورٹ میں 46' فیصل آباد میں 45' جہلم میں 46' اسلام آباد میں 43 سینٹی گریڈ رہا۔ ساہیوال میں گرمی سے مرنے والوں کی تعداد 14' ملتان میں 6 اور سرگودھا میں 4 ہو گئی۔ واپڈا کی غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ اور پانی کی بندش کی وجہ سے کئی علاقوں میں کربلا کا سماں رہا۔

عوامی اتحاد آل پارٹیز کانفرنس نے مطالبہ کیا ہے کہ بھارت کی غنڈہ گردی روکنے کے لئے دھماکہ کر دیا جائے۔ اپوزیشن لیڈر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم دھماکہ کرنے کی بجائے بھارت کو چینی فروخت کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

کشمیر کی کنٹرول لائن پر پاکستان نے تازہ دم دستے بھیج دیئے ہیں اور حفاظتی اقدامات سخت کر دیئے گئے ہیں۔ بھارت کی طرف سے بھی تازہ دم فوج پہنچ گئی ہے۔ دونوں طرف کے دستوں نے پوزیشنیں سنبھال لی ہیں۔

ایٹمی توانائی کمیشن کے سابق چیئرمین ڈاکٹر منیر احمد خان نے کہا ہے کہ بھارت نے جو کام اب کیا ہے پاکستان 15 برس قبل کر سکتا تھا۔ ہر طرح کی صلاحیت کے باوجود دنیا پر واضح کر دیا ہے کہ ہم جلد باز لوگ نہیں ہیں۔ اب ہمیں دھماکے کا جواز مل گیا ہے۔

مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ نے پیشگوئی کی ہے کہ بہت جلد بڑی جنگ ہونے والی ہے۔ پاکستان کے پاس ایٹمی صلاحیت ہوتی تو ضرور دھماکہ کرتا۔ باز نہ آیا تو سنگین نتائج بھگتنا پڑیں گے۔

وزیر خارجہ گوہر ایوب خان نے کہا ہے کہ بھارت کی طرف سے پاکستان کی ایٹمی تنصیبات پر حملے کے بہت زیادہ امکانات موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فرانس اور روس کی جانب سے بھارتی ایٹمی دھماکوں پر مناسب رد عمل نہ ہونے کی وجہ سے مایوسی ہوئی ہے۔ پاکستان نے عالمی طاقتوں خصوصاً چین سے اسلحہ مانگا ہے۔ بھارت اور پاکستان کے درمیان روایتی ہتھیاروں میں عدم توازن ہے۔ عالمی برادری فرق ختم کرنے کی عملی کوشش کرے تو دھماکہ سے باز رہیں گے ورنہ ایک ماہ کے اندر دھماکہ کر دیں گے۔

پولیس کی وردی میں ڈاکوؤں نے فیصل آباد سے پشاور جانے والی بس اور 4 ٹرک لوٹ لئے ہیں۔

صوبائی وزیر اوقاف فضل کریم نے کہا ہے کہ توہین رسالت قانون میں کسی قسم کی تبدیلی کی اجازت نہیں دیں گے۔

خوشاب کی ایٹمی تنصیبات فوج کے حوالے کر دی گئی ہیں۔ ان کی حفاظت کے لئے انتظامات سخت کر دیئے گئے ہیں۔

حب کو پاور پلان پر کام کرنے والے 35 برطانوی باشندوں کو جنہیں دو روز قبل پولیس نے ان کے گھروں میں نظر بند کر دیا تھا رہا کر دیا ہے۔

وزیر اعلیٰ بلوچستان نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت نے وعدے پورے نہ کئے تو راستے الگ کر لیں گے۔

☆......☆......☆......☆

1964ء سے میاں نسیم احمد طاہر کی معروف دوکان • آپکی خدمت میں مصروف

• ہم ہر ماہ زیورات کے نت نئے ڈیزائن متعارف کرواتے ہیں • 22K اور 23K سونے کے زیورات تیار کئے جاتے ہیں • زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جاتی

نسیم جیولرز ربوہ
اقصیٰ روڈ

پروپرائیٹرز
• میاں نسیم احمد طاہر
• میاں فرید یوسف

دوکان: 212837
رہائش: 212175

For Genuine TOYOTA Parts

Al-Furqan Motors (Pvt) Limited
Phone
021-7724606-7-9

AL-FURQAN MOTORS (PVT) Limited
47- TIBET CENTRE
M.A. JINNAH ROAD
KARACHI

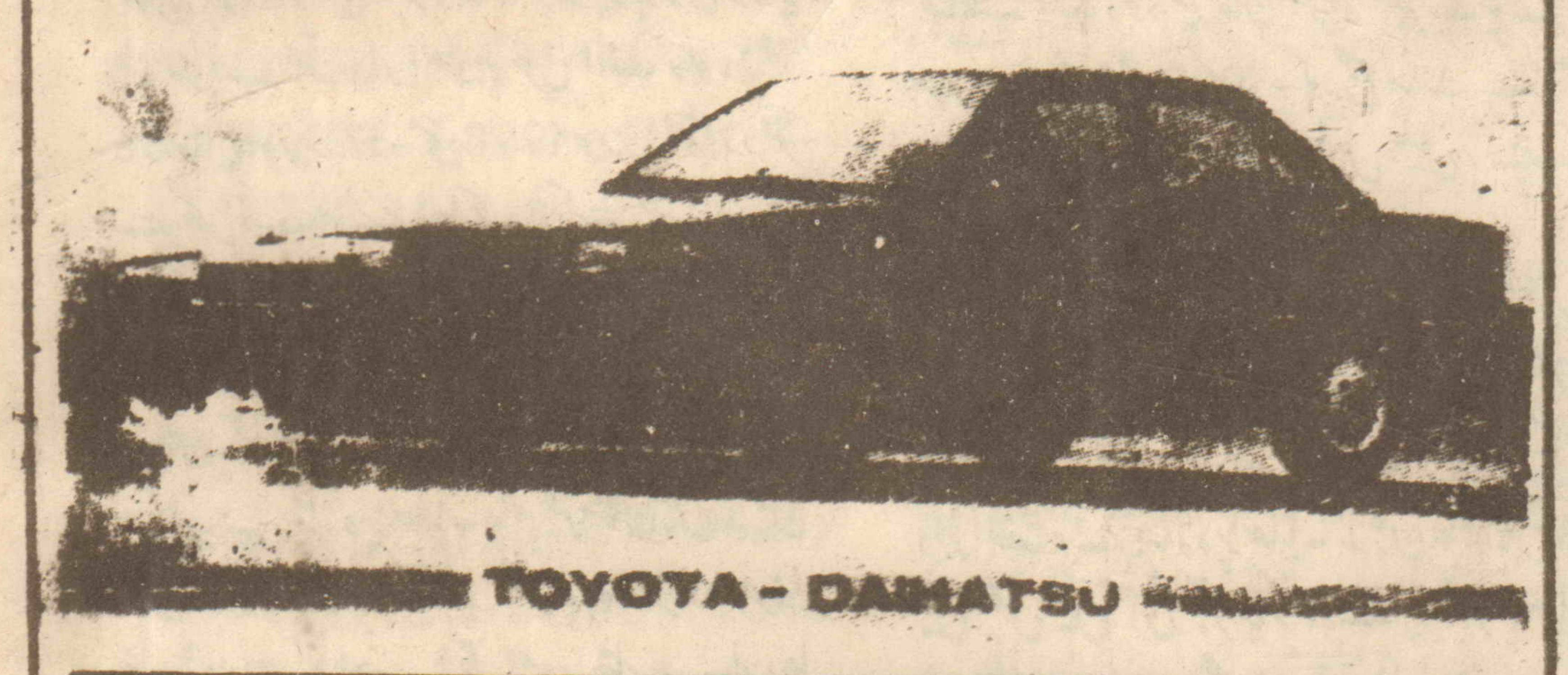

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز لمیٹڈ
47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ
کراچی نمبر 3

فون : 021-7724606
7724607-7724609

پتہ بیرون